اشارات

آج کل تعلیم و تعلّم کے حلقوں میں جو موضوع پورے تواتر اور تسلسل کے ساتھ زیر بحث ہے۔ وہ نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کی اصلاح اور ترمیم سے متعلق ہے۔ نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلم، شعبۂ تعلیم کے دو ❷ الگ الگ پہلو ہیں اوّل الذکر کا تعلق ادارتی امور سے ہے اور آخر الذکر کا تعلق تعلیمی امور سے ہے۔

نصابِ تعلیم پر نظر ثانی اور ضروری ترامیم کے لیے وفاقی وزارتِ تعلیم نے جہاں اپنے تیئں کمیٹی تشکیل دی ہے۔ وہاں ہائر ایجوکیشن کمیشن نے بھی ہر ہر مضمون سے متعلق کئی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں سے کئی کمیٹیوں نے اپنی سفارشات مرتب کی ہیں۔ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے حوالے کردی ہیں۔

علوم اسلامیہ کے نصاب کے ضمن میں ہائر ایجوکیشن کمیشن نے گزشتہ سال کراچی میں پاکستانی جامعات میں قائم شعبہ ہائے علوم اسلامیہ کے تمام صدور کو اکٹھا کیا ____ اور تین دن کی تفصیلی گفتگو کے بعد بی۔اے (آنرز) اور ایم۔اے (آنرز) کے لیے جس نصاب پر اتفاق کیا گیا۔ یہ نصاب اب چھپ کر سامنے آ گیا ہے۔ اور تقریباً تمام جامعات میں اس کی کاپیاں تقسیم کی گئی ہیں۔ نصاب بہت معقول اور متوازن ہے۔ اور اس میں علوم اسلامیہ کے ہر پہلو کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اس نصاب کی ترتیب و تدوین کی غرض سے علوم اسلامیہ کے اساتذہ کا جو اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس کے آغاز اور اختتام پر یہ پیغام دیا گیا کہ آج کل مملکتِ خداداد پاکستان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ طلبہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رہ کر ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں لیکن ڈگریوں کے مطابق ان میں صلاحیت نہیں ہوتی۔ خاص کر علوم اسلامیہ اور علوم اجتماعیہ کے طلبہ میں یہ کمزوری بڑے پیمانہ پر پائی جاتی ہے۔ جس کا ازالہ انتہائی ضروری ہے ____ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی خواہش اور کوشش یہ ہے کہ جو طلبہ جس سطح کی ڈگریاں حاصل کریں۔ ان میں اس ڈگری کے مطابق بھر پور صلاحیت پائی جائے اور وہ اس ڈگری کے صحیح معنوں میں مستحق ہوں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اس تجزیہ اور پیغام سے کسی کو اختلاف نہیں۔ یہ محض حقیقت نہیں بلکہ سو فیصد حقیقت ہے کہ اس وقت ہمارے جامعات سے جو طلبہ اعلیٰ تعلیمی اسناد حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں ایسے طلبہ کی تعداد بہت ہی قلیل ہوتی ہے۔ جو اپنی ڈگری کے مطابق استعداد کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ ایک Issue ہے اور بہت اہم Issue ہے جس پر توجہ دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

جہاں تک علوم اسلامیہ کے مجال میں طلبہ کی کمزوری کا تعلق ہے تو اس کی بہت ساری وجوہات اور عوامل ہیں۔ ان عوامل کا مطالعہ اور تجزیہ ایک مستقل موضوع ہے اور اسے مستقل موضوع کی حیثیت سے لے کر اس کے تمام جوانب کا بھرپور انکشاف کرنا چاہیے۔ یہاں اس ضمن میں چند اہم نکات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

① علوم اسلامیہ میں ایم۔اے کرنے کے لیے جو طلبہ جامعات میں داخلہ لیتے ہیں ان میں اکثریت ان طلبہ کی ہوتی ہے جن کی بنیاد علوم اسلامیہ کے حوالے سے بہت کمزور ہوتی ہے۔ انہوں نے میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے کی سطح پر بہت ہی ابتدائی اور اساسی قسم کی اسلامیات پڑھی ہوتی ہے ــــــ انہیں نہ عربی کی شُد بُد ہوتی ہے اور نہ اسلامیات کے مصادر و مراجع کو انہوں نے ہاتھ لگایا ہوتا ہے ــــــ ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طرح دیگر مجالات میں طلبہ مضبوط اساس و بنیاد کے ساتھ ایم۔اے میں داخل ہوتے ہیں اسی طرح ایم۔اے علوم اسلامیہ میں بھی وہ طلبہ داخلہ لیں جن کی بنیاد مضبوط ہو ــــــ موجودہ صورتحال میں بھی وہ طلبہ جو شروع سے اسلامیات کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ایم۔اے علوم اسلامیہ میں داخلہ لیتے ہیں۔ ایم۔اے کی ڈگری لینے کے بعد ان میں صلاحیت اور استعداد ہوتی ہے ــــــ اور وہ ایم۔اے کی ڈگری کے مستحق نظر آتے ہیں ــــــ ہاں جو طلبہ اتفاقاً اور بغیر کسی منصوبہ بندی کے علوم اسلامیہ کی طرف آتے ہیں۔ وہ امتحانی گُر کے ساتھ ڈگری لینے کے باوجود علوم اسلامیہ سے کما حقہ واقف نہیں ہوتے ــــــ اس وقت اس نوعیت کے طلبہ کی تعداد چونکہ بہت زیادہ ہے اس لیے عام طور پر ایم۔اے اسلامیات کی ڈگری کو موضوع بحث بنایا جاتا ہے۔

② علوم اسلامیہ کے مجال میں اچھے طلبہ کی تخلیق کے لیے ضروری ہے کہ پرائمری، مڈل، میٹرک اور ایف۔اے کے نصاب میں اسلامیات کا حصہ بڑھایا جائے۔ اور اسلامیات پڑھانے کے لیے ایسے اساتذہ کا تقرر کیا جائے جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ بھی ہوں۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں اسلامیات رسماً پڑھائی جاتی ہے اور ایسے اساتذہ سے پڑھائی جاتی ہے جو جز وقتی ہوتے ہیں۔ اور ان کی ملازمت عارضی نوعیت کی ہوتی ہے ____ علوم اسلامیہ کے ساتھ یہ رویہ اور سلوک بالکل نامناسب ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مجال میں پڑھانے والے اساتذہ کو ان کا مناسب مقام اور احترام دیا جائے انہیں مستقل حیثیت دی جائے اور طلبہ کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جائے۔

③ جامعات میں جو اساتذہ علوم اسلامیہ کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ ان کی تربیت کا ہائر ایجوکیشن کمیشن یا وزارتِ تعلیم کی طرف سے کوئی اہتمام نہیں ____ یہ اساتذہ اپنے اپنے اسلوب کے مطابق پڑھاتے ہیں اور اپنے اپنے تجربہ کی بنیاد پر تدریس کرتے ہیں۔

''معارفِ اسلامی'' ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اقدامات کی تائید کرتا ہے ____ اور سفارش کرتا ہے کہ نصابِ تعلیم کے ساتھ ساتھ نظامِ تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ____ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ حکومت نے پرائیوٹ سیکٹر کو کھلی چھٹی دی ہے ____ پرائیوٹ سکولوں اور کالجوں میں جس نوعیت اور جس کوالٹی کی تعلیم دی جارہی ہے اس کی حقیقت ہر کہہ و مہہ پر عیاں ہے۔ گورنمنٹ کے اپنے سکولوں اور کالجوں کی صورتحال بھی بہت پتلی ہے ____ جامعات میں آنے والے طلبہ چونکہ سکولوں اور کالجوں سے ہو کر آتے ہیں۔ اس لیے Pre university education کے مراحل اصلاح کے لحاظ سے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

''معارفِ اسلامی'' کا موجودہ شمارہ شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن بٹ صاحب کی ہدایات اور رہنمائی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے ____ اس کے ساتھ ساتھ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے وضع کردہ شرائط کو بھی پورا کیا گیا ہے۔

میں مجلس ادارت کے جملہ ارکان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان اساتذہ کا بطورِ خاص ممنون ہوں جنہوں نے مقالات کی Evaluation کے لیے وقت دیا۔ اور اپنی آراء وتجاویز سے نوازا ______ اس شمارہ میں جو بھی خوبی ہے۔ وہ اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے ہے اور جو بھی خامی ہے وہ میری کم علمی اور کم مائیگی کا نتیجہ ہے ______ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے اور ''معارفِ اسلامی'' کو قبول عام اور قبول خاص عطا فرمائے ______ آمین ثم آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی
مدیر مسؤل
معارفِ اسلامی